کوئی دلیل نہیں پیش کی اس لئے مردود ہے۔

(ج) میں نے پہلے متقدم علماء کا سیاقہ نقل کیا ہے پھر لکھا ہے (مگر اصابہ و استیعاب میں حارث بن یحیی یا حُیَیّ بن الحارث ہے) اب ان پر عینی کا بھی اضافہ کرتا ہوں۔ آپ اس کو اپنی لت سے مجبور ہوکر خبط وخلط وتعسف بتاتے ہیں مگر یہ نہ سوچا کہ بمقتضائے مثل "دروغ گورا حافظہ نباشد" تو یہ تینوں وار تیر نیزہ اور تلوار کے آپ کے ابن حجر ہی کو لگیں گے، رہا میمن تو اس نے کسی قول کی جنبہ داری نہیں کی، کہ السلامۃ فی الساحل اُس کی خطا تو محض یہ ہے کہ اس نے ابن حجر وغیرہ کی ناحق تکذیب نہیں کی۔ کیا آپ یہ نہیں مانتے کہ ابن حجر نے یوں لکھا ہے، تو دنیا میں الکھیاروں کی کمی نہیں۔ مگر آپ کی جدت ملاحظہ ہو عباس کے دادا ابی عامر پر لکھتے ہیں ولیقال ابی غالب جو جملہ کتب محولہ میں کہیں نہیں، سو اگر اس تردید (یا قول) کو محض ایک آدھ پوتھی کے استناد پر ثابت کیا جاسکتا ہے، تو پھر گذشتہ علماء کی تردیدات کو جن پر عموماً ایک سے زیادہ کا اتفاق ہے۔ محض اس لئے ٹھکرا دیا جائے گا کہ آئندہ چل کر میمن انہیں کیوں اپنی کتاب میں دیتا ہے۔

ان الناس غطونی تغطیت عنھم   وان بحثوا عنی ففیھم مباحث

وان حفروا بئری حفرت ثارھم   لیعلم قوم ما تصم النبائث

(۳۶) بکری کے ریاشی پر میمن کا یہ لکھنا کہ وہ ابو ریاش قیسی ہے ادعائے غفلت ہے۔

نہیں صاحب لو تو پتال کی خبر لایا ہے اجئتک من سباء بنباء یقین۔ العباس بن الفرج الریاشی استاذ مبرد میمن کو معلوم ہے دیکھو ص ۹۰ ۵ و ۶۲ ۸ ۱۱ اور ابو ریاش القیسی بھی ص ۲۴۹ و ۵۹۱ و ۴۷ ۸ مگر لآلی کے ہر دو نسخوں پر ص ۹۰ ۵ میں العباس بن الفضل عن ابی تمام ہے جو الفرج کی تصحیف ہے، پھر یہ بات بھی کچھ کم مستبعد نہیں۔ کہ یہاں ریاشی ہو بسلسلۂ حماسہ تو ابو ریاش چاہیئے۔ ان حوالات پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کاتب یا شاید بکری بھی ابو ریاش اور الریاشی میں تمیز نہیں کرتے لہذا ان کی تحریروں کو میزانِ عقل سے تولنا لازم ہوا۔ اب ادھر آیئے یہاں ص ۳۰ پر ابیات حماسہ بروایت ریاشی (کذا) نقل کرتا ہے۔ حالانکہ حماسہ تو بروایت ابی ریاش القیسی صاحب الحماسۃ الطائیۃ وشارحھا دنیا کو پہنچا ہے۔ اور اسی مناسبت سے ابو العلاء نے اپنی شرح کا نام الریاشی المصطفی رکھا ہے اس لئے یہاں قرین دانش یہی ہے کہ ابو ریاش ہو نہ کہ الریاشی۔ مگر یہ دانش